رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ظلمتیں کافور ہوجائینگی اک دن دیکھنا | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | ہیں بھی اک نورانی چہرے کے پرستار نیں ہوں

ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو۔

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

جلد ۳ | یکم دسمبر ۱۹۱۵ء | چہار شنبہ | مطابق ۲۳ محرم سنہ ۱۳۳۴ھ | نمبر ۶۶

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو پھر نزلہ کی شکایت ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ جلد تر شفائے کلی عطا فرمائے۔ آمین۔ دراصل حضور کو نوشت و خواند کا کام بہت کرنا پڑتا ہے بعضے دن رات کے ۲ ۲ بجے تک جاگنا ہوتا ہے اس شاقہ محنت کے سبب صحت قائم نہیں رہتی مولا کریم اس بابرکت وجود کا خود ہی حافظ و ناصر ہو۔

ترجمۃ القرآن انگریزی کا پارہ اوّل قریب الختم ہے انشاء اللہ جلدی ہی مکمل ہوکر باقی حصہ چھپنے کو چلا جائے گا۔ احباب کو اس کے خریدار پیدا کرنے میں خاص سرگرمی سے کوشش کرنی چاہیئے تاکہ تیار ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ اُٹھ جائے۔

منارۃ المسیح کی تعمیر زور شور سے ہو رہی ہے۔

موسم میں خنکی چند دنوں کے اندر یکایک بہت بڑھ گئی ہے بعض

اخبار احمدیہ

ریاست پنا (ملک بندیلکھنڈ) میں اخویم مکرم سید علی حسین صاحب بی اے تحصیلدار ہوئی سلسلہ حقہ کے خدام مخلص سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنے فضل سے فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ حضرت اقدس نے اس عزیز کا نام عطاء الرحمٰن تجویز فرمایا۔ سید صاحب موصوف نے اسکے ساتھ تبرکاً لفظ احمد ملانے کی اجازت چاہی۔ حضور نے فرمایا۔ بیشک بچہ کا نام عطاء الرحمٰن احمد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو دین کا خادم اور برکات دارین کا وارث بنائے۔

مومن ریلوے سٹیشن سے مولانا المکرم ابو عبیداللہ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی مطلع فرماتے ہیں کہ وہاں مخالفین سے جو مباحثہ ہوا اسمیں فریق ثانی کے علماء علاقہ بہت جمع ہوگئے تھے اور ادھر سے صرف مولانا موصوف تھے۔ دو دن بحث ہوتی رہی۔ آخر عقلاء مجلس نے ہمارے حق میں فیصلہ دیا۔ فالحمد للہ۔

حضرت کے ایک مخلص خادم نے تحریکِ دعا کی غرض سے اپنی ڈیوٹی سے متعلق سخت مشکلات اور تشویش طبع کا حال بیان کیا حضور نے جواب میں لکھا کہ گھبرائیں نہیں۔ ان مصائب کا خاتمہ بالخیر وہی ہوگا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ ہر عسر کے بعد یسر ہے (بالفاظ راقم)

انبالہ سے اخویم مکرم بابو گلاب خان صاحب دعا کی درخواست کرتے ہیں انھیں جو ابتلاء لوگوں کی مخالفت کے سبب پیش تھا اس کا خاتمہ ابھی تک نہیں ہوا ہے۔

لائلپور کے علاقہ سے ایک صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ گو میں آپکے مریدوں میں نہیں ہوں لیکن آپکی دعا پر کامل ایمان رکھتا ہوں پس حضور عاجز کے حق میں دعا فرمائیں

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا

حیدرآباد سندھ کے علاقہ سے ایک مخلص دوست دعا کے لئے ملتجی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولاد صالح عطا فرمائے۔ حضرت اقدس نے بھی دعا کا وعدہ فرمایا ہے احباب بھی شامل ہوں ؛

چونڈہ تحصیل ظفروال میں برادر امام الدین کے ہاں فرزند تولد ہوا اللہ تعالیٰ اسے عمر دے اور خادم دین ہونے کی توفیق بخشے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ نے علیم الدین اس کا نام تجویز فرمایا ؛

مقام گوٹریالہ (ضلع گجرات) سے برادر سلطان عالم صاحب لکھتے ہیں کہ حکیم صدر دین جو ایک مخلص احمدی ہیں انکو سخت بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کیجائے ؛

ضلع شاہپور سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ ایک قوم نے میرا جدی حق چھین لیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مدد گار ہو۔ آمین ؛

نواشہر سے مولوی عبد السلام صاحب عربک ٹیچر لکھتے ہیں کہ ۲۸ نومبر کو بنگا میں جلسہ قرار پایا ہے اور کہ علاقہ مذکور میں واعظین و مبلغین کی بہت ضرورت نیز اسباب کی کہ عقد بیوگان جاری ہو جائے اور قدیم رسوم غیر مشروعہ کی اصلاح ہو ؛

راولپنڈی میں اپنے ایک غریب اور مخلص بھائی اندنوں روزگار کی طرف سے پریشان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حال پر رحم فرمائے۔ احباب درد دل سے انکے حق میں دعائے خیر کریں ؛

اخویم جناب سید عبد الغنی شاہ صاحب سیکنڈ ماسٹر قادیان کا بچہ بہت دنوں سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت یابی کیواسطے دعا کریں ؛

چٹاگانگ میں احمدی دوستوں نے ملکر عزیز مرحوم عبد الحی صاحب کا جنازہ غائب پڑھا جزاہم اللہ

برادر عبد العزیز صاحب (سہارنپور) بذریعہ تقسیم [illegible] اشتہارات نیز زبانی اکثر تبلیغ سلسلہ حقہ کرتے رہتے ہیں حال ہی میں انہوں نے بمقام منگلور جو فقرا رکی گدی ہے ماشاء اللہ خوب تبلیغ کی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کی دینی خدمات کو بارآور کرے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہر احمدی اپنے اپنے حلقہ اثر میں لوگوں کو مسیح موعودؑ کا پیام پہنچا دے ؛

لودیانوی بھائی محمد سردار خان صاحب ڈسٹرکٹ ڈاکٹر احباب سے اپنی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب ان کے واسطے درد دل سے دعا فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ رحم فرماکر صحت کلی عطا فرمادے ؛

راولپنڈی سے ایک بھائی لکھتے ہیں کہ خواب میں ایک بورڈ پر یہ لکھا ہوا دکھلایا گیا کہ اگر چند ...... مرجائیں تو احمدی جماعت نہیں مرسکتی" یہ صاحب اپنی بیماری میں امداد دعا کے بھی خواستگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت بخشے

لکھنؤ سے برادر مکرم محمد عثمان صاحب احمدی تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دوست کو کتاب برکات خلافت اور حقیقۃ النبوۃ بغرض مطالعہ دی گئیں جنہیں پڑھکر وہ فرمانے لگے کہ اب میں عقیدۃً احمدی ہوں اللہ تعالیٰ مزید شرح صدر عطا فرمائے اور علانیہ قبول حق کی توفیق بخشے۔ آمین ؛

کوہ منصوری سے مکرمی حافظ صوفی تصور حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اکثر لوگوں کو تبلیغ کی جاتی ہے مگر لوگ دین کی باتوں سے کچھ ایسے بے پروا ہیں کہ دینی باتیں سنکر جلد بیتے اور کہتے ہیں کہ مولوی جانیں ہمیں ان جھگڑوں سے کیا غرض! افسوس کہ مولوی صاحبان نے عوام کو کیسا برا سبق دیا ہے کہ دوسروں کے بھروسہ پر انہیں اپنے دین ایمان کی طرف سے بےفکری ہوگئی ہے کاش کہ وہ "لاتزر وازرۃ وزر اخری" پر غور کرتے۔

جموں سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ میرے ایک بھائی ہیں جن کے ہر خط میں بار بار یہی تاکید ہوتی ہے کہ دعا کرو۔ نمازیں پڑھو تہجد میں سستی نکرو۔ احمدی برادران سے بھی دعا کے واسطے ملتجی ہیں۔ درحقیقت دن بہت ہی سخت اور خوف و خطر درپیش ہے پر یہی ہیں دوستو اس یار کو پانے کے دن

راولپنڈی سے حکیم محمد عبد الجلیل صاحب اپنے کاروبار میں برکت کے واسطے دعا کے خواستگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مددگار ہو ؛

احمدی گنج جسٹم برادر شیخ عبد الرحیم صاحب دہلوی سوداگر عینک کاروبار کا مندا ہونیکے سبب اندنوں خاص طور پر محتاج دعا ہیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے جو احباب عینک کے حاجتمند ہوں ان کی ہمت افزائی و ہمدردی کا خیال رکھیں ؛

ریاست پٹیالہ سے برادر محمد تقی صاحب لکھتے ہیں کہ لوگوں میں بفضل خدا احمدیت کی اچھی تحریک ہو رہی ہے احباب دعا کریں کہ جو لوگ احمدیت کے قریب ہیں اللہ تعالیٰ جلد انہیں شرح صدر اور قبول حق کی توفیق عطا فرمائے آمین ؛

چودہری نبی بخش صاحب احمدی انصار اللہ سیکرٹری انجمن احمدیہ و مدرس مکتب اجمر ضلع ہوشیار پور نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا کہ مجوزہ قانون رواج کے متعلق میموریل پر اگر کوئی غیر احمدی صاحب دستخط کردیں تو کرائے جائیں کہ نہیں؟ حضور نے جواب میں لکھا کہ ٹھیک دستخط کرالیں

سکرنڈ (سندھ) سے برادر محمد پریل صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ پچھلے دنوں کچھ ہندو دوست میرے پاس آئے اور سوال کیا کہ آجکل مسلمان اماموں کا ماتم کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب قتل (شہید) ہوئے مگر ہمارے اوتار تو کوئی قتل نہیں ہوئے یہ کیا بات ہے؟ میں نے جواب دیا کہ امام رضہ نبی نہ تھے۔ نبی اور امام میں بڑا فرق ہے۔ نبیوں کی اللہ تعالیٰ خاص حفاظت فرماتا ہے۔ دیکھو خدا نے رسول کریمؐ کو فرمایا تھا کہ واللہ یعصمک من الناس تو آنحضرت کی کیسی حفاظت کی کہ ہر طرف سے دشمنوں کا نرغہ تھا مگر کوئی آپ کا بال بیکا نہ کرسکا اور یہ ماتم تو خود اسلامی تعلیم کے بر خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صبر کی ہدایت فرمائی ہے۔ جو لوگ احکام دین کی خلاف ورزی کرتے ہوں انکے افعال کا مذہب ذمہ دار نہیں ہو سکتا ؛

امرتسر میں میاں عبد الخالق صاحب کشمیری جو حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے خادم تھے بعارضہ قولنج فوت ہوگئے احباب جنازہ غائب پڑھیں ؛

ملوٹ سے برادر الہ بخش صاحب لکھتے ہیں کہ مباحثہ سراوان کے بعد مخالفت تو بہت ہوئی مگر اب نوجوان لوگ خود بخود ہمارے پاس آتے اور حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق سوالات کرتے رہتے ہیں۔ بعض کا ارادہ جلسہ پر آنیکا بھی ہے۔ ایک غیر احمدی دوست دو دفعہ اپنے مکان پر تبلیغی تقریر کرا چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ جلد تر ان متلاشیان حق کو شرح صدر عطا فرمائے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم دسمبر ۱۹۱۵ء

خدامِ دین

(نمبر ۳)

اے بیخبر بخدمتِ قرآن کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

خدائے تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں اتنا احساس تو پیدا ہوگیا ہے کہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا جو پاک عہد کہ انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر کیا تھا اور جسکی ایک چھوڑ دو دفعہ تجدید بھی ہوچکی ہے اُسکے نباہنے میں اہمتر ضروریاتِ دین کے موقعوں پر وہ ثابت قدم دیکھی جاتی ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ لیکن جو امر کسی قوم کا مقصودِ زندگی اور فرضِ اولین ہو اُسکی جانب بار بار توجہ دلائے جانے کا محتاج ہونا ایک ایسا اندیشناک سقم ہے جو اُسے زندہ و بیدار قوموں کی صفِ اوّل میں کھڑا نہیں رہنے دے سکتا۔ ضرورت تو اسبات کی ہے کہ حیاتِ ملی کی امتیازی خصوصیات بلا کسی زوردار تحریک کے خودبخود ہر شعبۂ زندگی میں جلوہ گر نظر آئیں۔ جس طرح کھانا پینا سونا جاگنا تقاضائے فطرت کے ماتحت ہر فردِ بشر کی حوائج ضروری سمجھے گئے ہیں جنکے ترکِ قطعی پر انسان قادر نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح وہ خصوصیات بھی لازمۂ زندگی بنجائیں حتیٰ کہ ان کا چھوٹنا موت دکھلائی دے۔ گویا اس امر کی احتیاج باقی نہ رہے کہ خاص خاص امور میں انھیں قصداً اُبھارنے کی کوشش کی جائے۔

خدا کے مقدس مسیحؑ کی بعثت اس زمانہ میں کیوں ہوئی؟ محض اس لئے کہ دُنیا کے پڑھ پڑھنے والی کروڑہا مخلوق جو اپنے عہد کو بھولی ہوئی تھی اور خوابِ غفلت میں بیہوش۔ اُسے جگائے اور ہوش میں لائے۔ لیکن یہ ایک قدیم سنت ہے کہ خلق اللہ کی بیداری و اصلاح کے کام تبدریج ہُوا کرتے ہیں اوّل اوّل مصلح ربانی کا اکیلا دم ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ ایک جماعت انکو دیجاتی ہے کہ انکے اتباع میں دُنیا کو نمونہ بنکر دکھلائے۔ اور ان کا ہاتھ بٹائے۔ در اصل خدا کے کام تو بہر حال ہوکر رہتے ہیں کیونکہ وہ خود ان کا متکفل ہوتا ہے لیکن یہ لوگ برعایتِ اسباب بطور ایک درمیانی واسطے کے کھڑے کئے جاتے ہیں۔ اور منشائے الٰہی کے امتثال میں ان کا کوشاں ہونا انکی اپنی ہی فلاح و نجات کا موجب ہوتا ہے پس اس جماعت کی سعادت اسی میں ہوسکتی ہے کہ باقی غفلت شعار خلائق کی جتنی زیادہ تعداد ہو اسی نسبت سے یہ اپنی مقدارِ مستعدی و رفتارِ کار کو تیز کردے تاکہ تاریکیٔ ضلالت کو مٹانے میں مخالف طاقتوں کا مقابلہ کما حقہ ہوسکے۔

دُنیا میں تاریکی کا غلبہ جبھی تک رہتا ہے کہ دینِ حق کا نورانی چہرہ چھپا رہے۔ قرآن کریم اقوامِ عالم کو وہی نورانی چہرہ دکھلانے آیا تھا مگر افسوس کہ دیگر اقوام تو درکنار آج حاملانِ قرآن ہی اعتقاداً اور عملاً اس سے مہجور ہوکر کوسوں دُور جا پڑے ہیں پس اب یہ اُسی جماعت کا فرض ہونا چاہیئے جو خدا کے مامور و مرسل مسیح موعودؑ نے آن کر خاص اسی غرض سے قائم کی کہ ازسرِ نو دُنیا میں اُسکی روشنی پھیلائے۔ اور جب تک اُس جماعت کے افراد میں ایسی رُوح پیدا نہو کہ تائیدِ دین کی پاک اغراض میں اپنے امامِ وقت کے اشاروں پر چلے اسوقت تک وہ نورِ خاطر خواہ خوش اسلوبی و سرعت سے پھیل نہیں سکتا۔ لہٰذا دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا اس درجہ اہتمام و التزام ہونے کی ضرورت ہے کہ افرادِ جماعت کی نظروں میں اُسوقت تک کہ وہ پاک اغراض بوجہ احسن پوری نہو جائیں مقاصدِ دنیوی کو کوئی وقعت و اہمیت حاصل نہو۔

ترجمۃ القرآن انگریزی کی اشاعت اسوقت کیسی ضروری خدمتِ دین ہے۔ یہ امر اب محتاج بیان نہیں رہا۔ ہاں اس بات کا فکر ضروری ہے کہ یہ خدمت پوری مستعدی اور خاص رفتار سے انجام پذیر ہو تاکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ کام جس جماعت کے سپرد ہُوا ہے وہ جلد سے جلد اس کے ثمرات و برکات کی وارث ہوسکے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کہ صرف ایک مہینہ کی قلیل مدت میں مختلف مقامات کے احمدی احباب کی سعی و توجہ سے پارۂ اول کی تعدادِ خریداری سوا دو ہزار سے کچھ اُوپر پہنچ چکی ہے اور ہمارا خیال ہے کہ تاحال نہ تو اس تحریک کی خاطر خواہ اشاعت ہوئی ہے نہ بہت سے احباب کو ہنوز اس طرف متوجہ ہونے کا کافی موقعہ ملا ہے اسواسطے ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ ابھی ہمارے بہت سے مخلص بھائی اس اہم ترین خدمتِ دین کے لئے کمرِ ہمت باندھ کر اُٹھینگے اور اپنے حصہ کا کام جلد سے جلد انجام دینے کی کوشش کرینگے۔

امام اولوالعزم حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کا وہ خطبہ جسمیں انگریزی ترجمہ قرآن کی تحریک کیگئی تھی۔ ۲۸۔ اکتوبر کے الفضل میں شائع ہُوا ہے جسے آج بوقت تحریر مضمون ہذا پورا ایک مہینہ گزرا۔ اور بیچ میں دوبار اس تحریک پر توجہ دلائی گئی۔ تو جیسا کہ ابھی عرض کیا گیا اتنے سے عرصہ میں سوا دو ہزار سے زیادہ کی معقول تعدادِ خریداری بلحاظ شمار و اعداد تو کوئی مایوسی بخش رفتار نہیں ہے لیکن بروئے واقعات ہمیں اس کا ایک پہلو ضرور قابلِ افسوس معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ اس مضمون کے نمبر ۲ محررہ ۱۷۔ نومبر میں ہم نے جن ۲۷ مقامات کے نام دیئے تھے کہ وہاں کے احباب نے ابھی اس طرف توجہ نہیں کی انمیں سے بجز **لاہور** اور **سیالکوٹ** کے باقی شہروں یا علاقوں کے برادرانِ دینی نے من حیث الجماعت تاحال بھی توجہ نہیں فرمائی۔ جیسا کہ تازہ فہرست سے واضح ہوگا ہاں یہ ہمارا خیال ضرور ہے کہ جن احباب نے فرداً فرداً متعدد جلدوں کی فروخت کا ذمہ لیا ہے انمیں سے بعض دوست ایسے ہونگے جنکی موعودہ تعدادِ خریداری میں دیگر مقامی دوستوں کی سعی و اعانت بھی ضمنی طور پر شامل ہو۔ اور ہمارے نزدیک ایسی صورتوں کی اطلاع بھی دفتر الفضل میں نہیں تو دفتر ترقی اسلام یا کم از کم حضرتِ اقدس ایدہ کی خدمت میں تو پہنچنی ضروری ہے تاکہ جن جن فہرستوں کا اعلان ان کالموں میں کیا جاتا ہے اُن سے مقامی جماعتوں کی بیداری فرض شناسی اور کارگزاری کا اندازہ و موازنہ ہوسکے۔

کئی لاکھ کی جماعت کے ذریعے اب تک تین ہزار سے بھی کم کی خریداری اس لحاظ سے بھی بلاشبہ غیر تسلی بخش ہے کہ اس رفتار سے ہم برسوں میں بھی مشکل اس قابل ہوسکینگے کہ

اپنا انگریزی ترجمۃ القرآن کسی معقول تعداد میں یورپ کے متلاشیانِ حق تک پہنچا سکیں۔ پس ہمارے مخلص برادرانِ سلسلہ کو خاص عزم و ہمت کے ساتھ کھڑے ہو کر کامل گرمجوشی و مستعدی سے اس کام میں حق سعی و خدمت ادا کرنا چاہیئے۔ جب ایک ایسی قوم ہی جو ارادہ الٰہی کے ماتحت کام کرنیوالی ہو نصرتِ دین کے مطالبات پورے کرنے میں سست پڑ جائے تو پھر اور کس سے توقع کیجا سکتی ہے کہ وہ اس کا ہاتھ بٹائے اور شروع کئے ہوئے کام کو انجام تک پہنچائے؟ جوں جوں وقت گزرتا ہے سابق بالخیرات ہونے کا اجر کم ہوتا جاتا ہے۔ جب وہ وقت آئے گا اور انشاء اللہ وہ دن دُور نہیں ہیں۔ کہ دُنیا کی با اقبال قومیں قرآن پاک کی خدمت و اشاعت اور اس کے علم و عمل میں بڑھ بڑھ کر حصہ لینگی۔ اسوقت موجودہ غریب جماعت کے کس ہیرس افراد کو شریکِ ثواب ہونے کا کہاں موقعہ مل سکے گا؟ مگر آج جو درجات دینِ حق کے سر سے مشکلات کا رتی بھر بوجھ بھی ہلکا کرنے پر حاصل ہو سکتے ہیں کل وہ مدارج مشکلات کے پہاڑ کاٹ کر پھینکدینے سے بھی ملنے دشوار ہونگے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا منشاء معلوم ہوتا ہے کہ آگے آگے یہ مشکلات ہی سر سے باقی تر رہیں۔ اسواسطے ہمارے احباب یہ موقعہ غنیمت سمجھیں اور سُستی و بے پروائی میں نہ گنوائیں۔ کل کی کسے خبر ہے؟ دنیا میں ہزاروں لاکھوں انسان روزمرہ اس دارِ فانی سے کوچ کر جاتے ہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اسکی حیاتِ مستعار کے کتنے دن یا ساعات و لمحات باقی ہیں۔ جو دم گزرتا ہے وہ مہلتِ معینہ میں سے گھٹتا ہے۔ اور ہرگز ہرگز دوبارہ نہیں دیا جائے گا۔ بہرحال جن دوستوں نے گزشتہ فہرست کے اعلان کے بعد میں ترجمۃ القرآن انگریزی کے خریدار دیئے ہیں یا پختہ وعدے کئے ان کے اسمائے گرامی ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ امید ہے کہ دوسرے بھائی بھی اس مقدس خدمت میں بلا توقف مزید ہاتھ بٹائیں گے +

سابقہ میزان مندرجہ الفضل مورخہ ۱۷ نومبر ۔ ۱۴۱۸

۱۔ جناب مکرم عبداللہ بھائی صاحب سکندر آباد۔ آپ یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ میرے نام وی پی کر دیں۔ پھر میں خود تقسیم کر دونگا + ۔۔ ۵۱*

* ان ۵۱ کاپیوں میں سے ایک قسم اعلےٰ قیمتی ۱۰۰ روپے باقی پچاس معمولی +

۲۔ جناب مکرم شیخ فضل احمد صاحب۔ بٹوں ۔ ۔ ۔ ۴۰

۳۔ جناب میاں غلام قادر صاحب امرتسر ۸ مستقل خریدار

۴۔ مکرمی جناب حافظ حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ ۲ 〃

۵۔ جماعت لاہور جسکے سکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے زبانی گفتگو کر گئے ہیں۔ ۵۰۰

۶۔ جناب ہاشم علی صاحب ۔ بٹھنڈہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰

۷۔ جناب شیخ طاہر الدین صاحب اڑیسہ ۔۔ ۲ خریدار

۸۔ جناب غلام دستگیر احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن پرہیر ہما ۱۰

۹۔ جناب مولوی نور الدین صاحب احمدی کلیانپور ۔ ۲

۱۰۔ جناب عبد الغنی صاحب گودرہ (گجرات) ۲۵

۱۱۔ جناب محمد بخش صاحب کلرک روہتک ۲

۱۲۔ جناب نور الحسن صاحب بی اے کلاس علیگڈھ آپ بیس خریدار پہلے بھی دے چکے ہیں ۱۰

۱۳۔ جناب اکبر علی صاحب انجنیئر سوناکھی ۔۔ ۲

۱۴۔ جناب محمد عثمان صاحب لکھنؤ ۔۔ ۔۔ ۱۰

۱۵۔ جناب سردار احمد صاحب لائلپور ۔۔ ۵۰

۱۶۔ جناب شیر زمان خان صاحب صوابی ۔ ۵

۱۷۔ جناب ظہور الحسن صاحب مالاکنڈ ۔۔ ۷

۱۸۔ جماعت سیالکوٹ ۔۔ ۔۔ ۱۰۰

۱۹۔ جناب منشی حامد حسین صاحب میرٹھ ۔۔ ۱۰

میزان ۸۴۶

میزان کل بشمول میزان سابقہ ۲۲۶۴

ان کے علاوہ بعض احباب مثلاً محمد یوسف صاحب اپیلنویس نے بھی اس کارِ خیر میں حصہ لینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے گو تعداد ابھی نہیں لکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مخلص خدامِ دین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ اور انکی ہمت و اخلاص میں برکت دے۔ آمین +

آخر میں ہمیں مکرر یہ عرض کرنیکی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ تمام مقامی احباب کو جماعت کی حیثیت سے متفقہ اور باقاعدہ کوشش کی جانب بہت جلد توجہ فرمانی چاہیئے تاکہ خدمتِ قرآن کے ساتھ امورِ دین میں قوتِ متحدہ سے کام کرنیکی بھی برکات حاصل ہوں۔ ایسی خالص دینی خدمات کو بھی اگر ہم یکجہتی و اتحاد کے اصول پر انجام نہ دے سکیں تو یہ گویا واقعات کی زبان سے ہم پر اس بات کا کھلا کھلا فتویٰ ہوگا کہ ہم میں وحدت کی رُوح نہ موجود ہے نہ اس کے پیدا ہونے کی ہمیں کچھ پروا۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمدٍ واجعلنا منھم۔ آمین

احمدی پریس ایسوسی ایشن

بعض مقامی احباب کا یہ خیال تھا کہ قادیان میں ایک انجمن مندرجہ عنوان نام سے قائم کی جائے جو احمدی پریس کے حقوق و فرائض کی نگہداشت کرے۔ اسکی موجودہ حالت میں اصلاح و ترقی کی تدابیر سوچے اور جماعت کے اہل قلم احباب کی علمی خدمات و مشاغل کو ایک نظم و باقاعدگی کی حالت میں لانیکے لئے کوشاں ہو۔ اور اسکے مقاصد میں ایک بڑی بات یہ بھی مدنظر تھی کہ سلسلہ کے مرکزی حالات اور مختلف صیغوں یا انسٹیٹیوشنوں کی کارگذاری کو پبلک روشنی میں لانے اور انکے متعلق مفید مشورے دینے کا خاص اصول و ضوابط کے ماتحت اہتمام کیا جائے۔ مقامِ خلافت کے موجودہ اخبار نویسوں اور وقائع نگاروں کی ایک میٹنگ بھی ابتدائی مراتب پر غور کرنے کی غرض سے پچھلے ہفتے منعقد کیجانے کو تھی لیکن حضرت امام محترم (ایدہ اللہ) کی اجازت اور صلاح و صوابدید کے بغیر اس تحریک کو آگے چلانا کسی طرح مناسب نہیں ہو سکتا تھا مگر حضور ممدوح کو ان دنوں ترجمۃ القرآن کی نگرانی اور دیگر ضروری مہماتِ دین میں غیر معمولی طور پر مصروف ہونیکے سبب اتنی فرصت نہیں کہ آپکے خدام مخلِ اوقاتِ گرامی ہونیکی جسارت کرتے لہذا یہ تجویز سردست ایک نامعلوم عرصہ کے لئے معرضِ التواء میں ڈالدی گئی ہے +

ہماری رائے میں۔ یہ ایسوسی ایشن تو خواہ کبھی قائم ہو لیکن اس بات کی تو بہرحال بڑی ضرورت ہے کہ مرکزی دفاتر و محکمہ جات مثلاً ہائی سکول۔ مدرسہ احمدیہ۔ مبلغین کلاس۔ صدر انجمن۔ صیغہ ترقی اسلام۔ مقبرہ بہشتی۔ مہمانخانہ وغیرہ سے متعلق۔ ضروری و قابلِ اشاعت اطلاعات اخباروں میں چھپنے کے لئے باقاعدہ و مستند طور پر ذمہ دار افسران متعلقہ کیطرف سے ملتی رہیں۔ اسمیں صرف اخباروں ہی کا فائدہ و سہولت نہیں بلکہ خود ان صیغوں کیلئے بھی یہ انتظام انشاء اللہ سودمند ثابت ہوگا۔ جماعت کو ان کے حالات سے برابر آگاہی ملتی ہے تو بیرونجات کے احباب میں ان کے ساتھ دلچسپی ہمدردی اور تعلقِ خاطر کی موجودہ حالت سے کہیں زیادہ توقع کیجا سکتی ہے۔ کیا ہمارے مکرم و محترم افسران محکمہ جات اس طرف توجہ فرمائینگے؟ +

جدید افواج غنیم کی حالت سقیم

قیصر جرمنی نے آغاز جنگ پر کہا تھا کہ جنبک ایک گھوڑا اور ایک جوان

ریگستان تک میں برابر لڑتے جاؤنگا۔ معرکہ کارزار کی تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ دشمن کی جنگی طاقت کا شاید عنقریب خاتمہ ہونیوالا ہے اور وہ وقت دور نہیں کہ اس کے غرور کا سر نیچا ہو جائے۔ چنانچہ لیباؤ کے میدان میں جب نئی سپاہ پہنچی تو جرمن جنرل ہنڈنبرگ نے اس کا ریویو کرتے ہوئے جنگ آوروں سے کہا کہ دیکھو تم سے ایک بھی فوجی کام سیکھا ہوا نہیں سارے کے سارے اناڑی ہو۔ بال بچوں کو پیچھے چھوڑ کر گھروں سے نکلکر سیدھے یہاں آئے ہو۔ اس لئے میں نہیں کہتا کہ تم غضبناک حملے کرو۔ پھر غنیم کے اسی سپہ سالار نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں جاکر یہ بھی کہا کہ ایسی فوج کے بل پر لڑائی کا خیال بھی کرنا غیر ممکن ہے ؂

ایران بھی برطانیہ کے ساتھ ہے

دارالخلافہ دہلی سے ۲۶ر نومبر کی سرکاری خبر ہے کہ ۱۰ر نومبر کو ایران میں اپنی حکومت کے خلاف منشا اور اس کی اطلاع کے بغیر چند ارمنی سپاہ (جنگی پولیس) نے مفسدوں کو مدد دیکر ایک نیا فتنہ بمقام شیراز برپا کرادیا۔ برٹش قونصل۔ امپیریل بنک آف پرشیا کا منیجر اور برطانی رعایا کے دیگر افراد کو گرفتار کرکے جنوبی علاقہ قبائل کی طرف بھیجدیئے گئے۔ جہاں وہ نظربند ہیں مگر ان کے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں برتا جاتا ہے۔ برٹش لیڈیوں کو حراست میں لیکر بوشہر پہنچادیا گیا اور وہاں وہ بلا کسی گزند کے حکام برطانیہ کے سپرد کردی گئیں۔ حکومت ایران کو اس مقامی فساد کا بہت صدمہ ہے اور وہ معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے ؂

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمن ریشہ دوانیوں کے زیر اثر حریت پرست عنصر کے برے دن آگئے ہیں۔ اور اب وہ اپنی حرکات مذبوحی سے انہیں بھی جلدی اپنے قریب لاکر چاہتا ہے کہ ناعاقبت اندیش نوجوان ترک احرار کی طرح جنہوں نے غنیم کی شہ پر سلطنت عثمانیہ کو خواہ مخواہ نار حرب میں جھونک دیا۔ حکومت ایران کو بھی مبتلائے مصیبت کرے۔ لیکن .. .. .. ایران کے ذمہ دار عمال ایسے نادان کوتہ اندیش نہیں ہیں کہ اس نازک وقت میں برطانیہ و روس جیسی طاقتوں کے بالمقابل جرمنی کا ساتھ دیں یا مفسدوں کی امن شکن حرکات سے چشم پوشی کریں۔ ایران .. .. انپی غیر جانبداری میں ابتک ثابت قدم رہا بلکہ ابھی دنوں اس نے دولت عظمٰی برطانیہ کی رفاقت اور اس کے ساتھ تجدید واستحکام تعلقات کی ضرورت واہمیت کو بھی محسوس کرلیا ہے جیسا کہ کسی گزشتہ اشاعت کے پیغامات تار میں ذکر تھا۔ اور اگر بغور دیکھا جائے تو ایران کی خیر بھی اسی میں ہے کہ ان ہمسایہ طاقتوں سے بگاڑ نہ کرے ؂

مجوزہ قانون رواج

کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ فی الحال اس کی کارروائی ملتوی کردی گئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ التوا بہت مبارک ہے جس کے ذریعہ گویا ہماری مہربان گورنمنٹ نے ہمکو موقعہ دیدیا ہے کہ خانہ ساز رواجوں کے مقابلہ میں احکام شرعی کی اہمیت اور قدر و قیمت کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ کاش کہ مسلمان اب بھی اپنے امور معاشرۃ میں واجبی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں

مرادآباد میں ہندو مسلمانوں کا اتحاد

جن دنوں میں مرادآباد کے ہندو مسلمانوں نے ہوس ٹیکس کے خلاف اپنے غرض آلود سیاسی اتحاد کی بنیاد رکھی اور طرفین سے بڑی گرمجوشی اور تپاک کے ساتھ تواضع و مدارات کی کارروائیاں عمل میں آرہی تھیں ہمنے انہی دنوں جتادیا تھا کہ ایسی تحریکیں کبھی پائیدار و بارآور نہیں ہوسکتیں جنکی بنا اخلاص۔ خدا ترسی اور اعتقادات صحیحہ پر نہو۔ چنانچہ ان نارنج رنگ کے جلسوں اور عطریان الائچی سگرٹ وغیرہ کے تکلفات کا انجام قدرتاً یہی ہونا تھا کہ اک عارضی ونمائشی ربط وضبط اپنا جلوہ دکھاکر تھوڑے ہی دنوں میں نسیاً منسیا ہوگیا اور اب برخلاف اس کے پھر دو نو قوموں میں بدستور نفاق وعناد کے آثار سنے جاتے ہیں۔ جس کی تازہ وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ کسی مسجد کے متصل ایک قبرستان پر ہندوؤں کا قبضہ ہوگیا ہے۔ اور وہ اس جگہ مندر بنانا چاہتے ہیں۔ یہ نزاع بڑھتے بڑھتے عدالت تک بھی نوبت پہنچ چکی ہے اور سرکاری طور پر تحقیقات کی جارہی ہے۔ خدا جانے فیصلہ کس فریق کے حق میں ہو۔ ہمیں اس سے تو بحث نہیں۔ ہمارا مدعا تو یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ پولیٹیکل اغراض کی خاطر یکجہتی کبھی قابل اعتماد نہیں ہوتا۔ تبدیل حالات کے ساتھ ہی اس کا نقشہ بھی فوراً دگرگوں ہوجاتا ہے۔ لہٰذا حقیقی اتحاد وہی ہوسکتا ہے۔ جو خالصاً خداترسی کے رنگ میں ہو اور جس کی غایت مقصود ابنائے ملک و ملت میں سچی خدا پرستی و پرہیزگاری سلامت روی و صلح شعاری کی روح پھونکنا ہو جیسا کہ خدا کے برگزیدہ **مسیح موعود** (علیہ السلام) نے اب سے کئی سال پہلے اہل وطن کو بڑے زور سے اس طرف توجہ دلائی اور پیام امن پہنچایا۔ مگر افسوس ہے کہ لوگوں نے اس پر کچھ التفات نہ کیا۔ لیکن ہمکو یقین ہے کہ جو لوگ دونوں جہان میں سچی فلاح کے خواہشمند ہونگے انہیں جلدی یا بدیر آخر انہی پاک اصول و ہدایات کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑیگا۔ جو اس مصلح ربانی کے مبارک دہن سے نکلیں اور جنہیں نظرانداز کرکے آج اہل دنیا مختلف رنگوں میں ہدف آفات بن رہے ہیں۔ اللہ تعالٰے ان کی آنکھیں کھولے کہ اپنے حقیقی ہمدرد و خیر اندیش کو پہچان سکیں۔ آمین ؂

حضور وائسرائے کی میعاد حکومت

پایونیر کا ولایتی نامہ نگار لارڈ کچنر بہادر کے آئندہ وائسرائے ہند ہونیکے امکانات پر اظہار رائے کرتا ہوا لکھتا ہے کہ "لیکن ساتھ ہی لارڈ ہارڈنگ (بالقابہ) کی میعاد حکومت میں توسیع بھی اغلب نہیں معلوم ہوتی"۔ خدا کرے ایسا ہی ہو اور ابھی کچھ عرصہ تک اور حکومت ہند کی باگ لارڈ ممدوح کے ہی ہاتھ میں رہے۔ کیونکہ آپ کا عہد شفقت اہل ہندوستان کے حق میں بسا غنیمت ثابت ہوا ہے اور رعایا کے تمام فرقے بالاتفاق ہز اکسلنسی کے قیام مزید کا خیر مقدم کرنے میں خوش ہونگے ؂

سالانہ جلسہ

آگیا ہے امید ہے کہ مقامی احباب اس کے متعلق مرکزی ضروریات اور تیاری شرکت کا خاص خیال رکھینگے اور ساتھ ہی

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح علیہ السلام

مسیح موعود کی آمد

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

اب رہیں کشفی حدیثیں جن میں وہ علامات درج ہیں جن کا حضرت مسیح موعود کے وجود سے تعلق ہے۔ ان کے متعلق بھی گر اسی بات کو مدنظر رکھا جائے۔ کہ ان کا ظاہری الفاظ کے مطابق پورا ہونا ضروری نہیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر کشفوں کی تاویلیں ہوتی رہی ہیں۔ اسی طرح انکو بھی خیال کیا جائے۔ اور وہ باتیں جو قرآن شریف کے خلاف ہوں۔ ان کو نظرانداز کر دیا جائے۔ تو معاملہ صاف ہے۔ اور کوئی بات ایسی نہیں رہتی۔ جو اس وقت پوری نہ ہو چکی ہو۔ اس میں کلام ہی نہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کے کشفوں اور خوابوں میں استعارے پائے جاتے ہیں کیونکہ ایسے کشف اور رویا موجود ہیں جن میں الفاظ کچھ اور کہتے ہیں۔ لیکن مراد کچھ اور لی گئی ہے چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کشفی طور پر اپنے ہاتھوں میں سونے کے کڑے پہنے ہوئے دکھائی دئیے تو آپ نے ان سے دو کذاب مراد لئے جنہوں نے پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ پھر ایک دفعہ آپ نے رویا میں گائیں ذبح ہوتی دیکھیں۔ تو اس سے مراد وہ صحابہ لئے گئے جنہوں نے جنگ احد میں جام شہادت پیا۔ پس ان باتوں کو جو حدیثوں میں پیشگوئیوں کے طور پر درج ہیں ظاہری الفاظ کے مطابق نہیں دیکھنا چاہیئے۔ بلکہ ان کی تاویل کرنا چاہیئے۔ لیکن افسوس کہ مسلمان ظاہری الفاظ پر اڑے ہوئے ہیں۔ اور حقیقت سے بہت دور جا رہے ہیں۔ اس وقت مسیح موعودؑ کی آمد پر مسلمان جن باتوں کے منتظر ہیں۔ ان میں سے دو علامات یہ قرار دیتے ہیں۔ اول قتل خنزیر۔ دوم کسر صلیب اور ان کو اس حدیث سے مستنبط کرتے ہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد۔

کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم ضرور تم میں اتریگے حاکم منصف ہو کر صلیب کو توڑینگے۔ اور خنزیروں کو قتل کر دینگے اور کفار سے جزیہ موقوف کر دینگے۔ اور اونٹوں پر کوئی سوار نہ ہوگا۔ لوگوں کے کینے اور عداوتیں سب جاتی رہینگی اور حسد سب دور ہو جائینگے۔ اور وہ لوگ اتنے غنی ہو جائینگے۔ کہ ان کو مال کی طرف بلایا جائیگا تو اس کو قبول نہ کرینگے۔ چونکہ اس حدیث کے ان ظاہری الفاظ پر مسلمانوں کی نگاہ ہے۔ اس لئے وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ اس حدیث کے الفاظ اپنے اصلی معنی صاف بتلا رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ با سیاست حاکم ہونگے۔ ان کے زمانہ میں لوگ دولتمند ہو جائینگے ان میں باہمی بغض اور عداوت حسد اور کینے سب دور ہو جائینگے"۔ اہلحدیث ۲۰ اگست صفحہ ۹۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس حدیث میں جتنی نشانیاں آئی ہیں۔ ان میں سے ایک بھی تو پوری نہیں ہوئی۔ پہلی تو کیا ہوتیں وہ تو حکومت پر موقوف ہیں۔ جب تک مسیح موعود کو سیاست حاصل نہ ہو۔ وہ کیسے ہو سکتی ہیں۔ آخری دو نشانیاں بھی پوری نہیں ہوئیں یعنی لوگوں کے عموماً اور مسلمانوں کے خصوصاً کینے عداوت اور حسد وغیرہ بھی بدستور ہیں۔ اہلحدیث ۹ جولائی صفحہ ۴۔

ان دو حوالوں سے جو میں نے غیر احمدیوں کے مشہور اخبار اور سلسلہ احمدیہ کے پرانے مخالف اہلحدیث سے نقل کئے ہیں۔ ناظرین کو پتہ لگ گیا ہوگا۔ کہ مسیح موعودؑ کے آنے پر مسلمان کن نشانات کے منتظر ہیں۔ لیکن ایک عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ انہیں یہ علامات قیامت تک بھی دیکھنی نصیب نہ ہونگی۔ کیونکہ جس طرح وہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ اس طرح ان کا وقوع پذیر ہونا غیر ممکن ہے مثلاً مسلمانوں کا یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت مسیح با سیاست حاکم ہونگے اور سیاست کے زور سے صلیبوں کو توڑینگے۔ قرآن شریف کے اس حکم کے صریح خلاف ہے کہ۔ لا اکراہ فی الدین۔ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں لیکن کیا جب حضرت مسیح موعود صلیبوں کو اس لئے توڑینگے۔ کہ عیسائی ان کی پرستش نہ کریں تو یہ انکا دین میں جبر کرنا نہ ہوگا۔ ضرور ہوگا۔ اسی طرح خنزیر کا قتل کرنا ہے۔ مسلمان تو ان علامات کا اس لئے بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ کہ اس طرح حضرت مسیح عیسائی مذہب کو نابود کر دینگے۔ لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح عیسائیت کو کوئی صدمہ نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ عیسائی خوش ہیں۔ کہ وہ تو علامات ضرور اسی طرح پوری ہوں جس طرح ان کے ظاہری الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک مشہور عیسائی اپنے ایک رسالہ بنام منارۃ البیضا یعنی نزول مسیح کے صفحہ ۱ پر لکھتا ہے کہ "ایک اور بات ہے جو خداوند (مسیحؑ) کے نزول کے متعلق جس کا ذکر حدیث میں تاکیدی ہے اور ظاہراً عیسائیوں کے لئے ناگوار معلوم ہوتا ہے یعنی قتل خنزیر اور کسر صلیب۔ لیکن اگر دوستی کے خیالات کے ساتھ فکر کیا جاوے۔ تو یہ بھی لطف سے خالی نہیں۔ مسلمان عموماً عیسائیوں کی نسبت صرف اسی قدر جانتے ہیں۔ کہ وہ سور کھاتے ہیں۔ اس لئے قتل خنزیر سے وہ سمجھتے ہونگے کہ عیسائیوں کو رنج ہوگا۔ اور حضرت مسیح گویا عیسائیوں کو دق کرینگے جس سے مسلمانوں کے جی ٹھنڈے ہونگے یہ خیال بہت ہی عامیانہ ہے۔ اور مروت سے بعید اور نزول مسیح کے اغراض کی منافی (واقعہ میں مسلمانوں کا یہ خیال مسیح کی آمد کے اغراض کے منافی ہے کیونکہ جب وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کے آنے کے وقت تمام لوگوں سے حسد۔ کینہ اور بغض دور ہو جائیگا۔ تو پھر خنزیروں کو قتل کر کے عیسائیوں کو دق کرنے اور ان کے دلوں میں بغض اور کینہ پیدا کرنے کے کیا معنی) بھلا اس سے عیسائیوں کا کیا حرج۔ اگر مسیح نے سوروں کو قتل کیا تو سور کھانے والوں کی اور بھی بن آئیگی۔ ایک تو سور مفت کا پھر وہ بھی مسیح کے ہاتھ کا مارا ہوا نور علیٰ نور۔ ہم خرما ہم ثواب لیکن مسیح کا آنا تو اس لئے ہوگا۔ کہ آپس کا بغض و عداوت دور ہو جائے۔ اگر قتل خنزیر کا یہ نتیجہ ہوا کہ مسلمان خوشی منائیں۔ کہ عیسائی دق ہو رہے ہیں یا عیسائی افراط سے سور کھا کر مسلمانوں کو چڑاویں۔

تو گویا باہمی حسد اور بڑھ گیا۔ اور نزول ثانی کا مقصد فوت ہوا۔ ہاں ممکن ہے۔ کہ اس وقت سور معدوم کئے جاویں۔ کہ مسلمانوں کو اور نیز یہودیوں کو جو اپنی تعصبات میں مسلمانوں سے بھی زیادہ پختہ اور سخت جان ہیں عیسائیوں کے ساتھ شیر و شکر ہونے میں کچھ تامل نہ ہو"۔ یہ خیالات ہیں ایک عیسائی مشنری کے قتل خنزیر کے متعلق۔ اب مسلمانوں کو عیسائی صاحبان سے فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ انہوں نے حدیث کے ظاہری الفاظ سے جو معنی سمجھے ہیں وہ صحیح ہیں۔ یا وہ معنی صحیح ہیں جو مسلمانوں نے سمجھ رکھے ہیں شاید مسلمان قتل خنزیر کی غرض یہ سمجھے ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود ان کو قتل کر کے دنیا سے معدوم کر دینگے۔ تاکہ عیسائی انکو کھا ہی نہ سکیں۔ گو اول اول عیسائیوں کے لئے خوب مزے ہونگے۔ کہ خنزیر کا گوشت حضرت مسیحؑ کے شکار کرنے کی وجہ سے باافراط ملیگا لیکن آخر میں انہیں اس من بھاتی خوراک سے ہاتھ دھونے پڑینگے۔ کیونکہ جب تمام روئے زمین کے خنزیروں کو قتل کر دیا جائیگا۔ تو پھر وہ کہیں سے کھا ہی نہیں سکینگے یہ خیال جیسا لغو اور بیہودہ ہے ویسا ہی مضحکہ خیز بھی ہے خدا جانے مسلمانوں کی سمجھ کو کیا ہو گیا ہے۔ ایک خدا کے نبی اور رسول کو ایسا مکروہ کام سپرد کرتے ہیں۔ پھر اگر ایک نبی کے خنزیروں کو قتل کرنے سے کوئی اہم نتیجہ مترتب ہوتا تو بھی ایک بات تھی لیکن سوائے اس کے کہ "شکار کار بیکاران است" کی تصدیق ہو۔ اور کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ اور یہ بات تو اس صورت میں کہی جا سکتی ہے۔ جب یہ فرض کر لیا جائے۔ کہ حضرت مسیح تمام دنیا کے خنزیروں کا نام و نشان صفحہ روزگار سے مٹا دینگے لیکن یہ بات تو ایسی ہے جس کا پورا ہونا ناممکن ہے کیونکہ اول تو خنزیروں کا شکار کرنا کوئی آسان کام نہیں بلکہ مشکل ترین شکار ہے دوم اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ معاذ اللہ حضرت مسیحؑ کو اس میں خاص دسترس ہو گی تو پھر تمام دنیا کے جنگلوں اور بنوں سے خنزیروں کو تلاش کر کر کے قتل کرنا ایک بڑی لمبی عمر کو چاہتا ہے۔ اگر حضرت مسیحؑ اسی کام میں لگے رہے۔ تو جس کام کے لئے انہیں بھیجا جائیگا۔ یعنی مخلوق خدا کی ہدایت اس کو کب پورا کرینگے۔ اچھا اگر یہ سب کچھ مان لیں کہ حضرت مسیح خنزیروں کو قتل کریگا کوئی خاص طریق استعمال کرینگے۔ جس سے سوروں کا قتل کرنا آسان ہو جائیگا اور ان کی عمر بھی اتنی لمبی ہو گی۔ کہ ساری دنیا کے چپہ چپہ کو چھان مارینگے۔ اور کسی جنگل کسی غار اور کسی کھوہ میں خنزیروں کو نہیں رہنے دینگے۔ تو قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کا یہ جواب دیا جاتا ہے۔ کہ خنزیر کھانے والے لوگ اس کے کھانے سے محروم ہو جائینگے اور بس۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بات تو ایک اور طرح بھی حاصل ہو سکتی ہے جس میں نہ حضرت مسیح کو اس قدر زحمت گوارا فرمانے کی ضرورت ہے نہ ان کی اس قدر عمر خرچ ہوتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ مسلمان عیسائی صاحبان سے بمنت التجا کریں کہ براہ مہربانی آپ اس کا کھانا ترک فرما دیجئے تاکہ ہمارا مسیح موعود جو دراصل آپ کا ہی یسوع مسیح ہے جب دنیا میں آئے۔ تو اسے اس کام کے لئے محنت اور وقت نہ خرچ کرنا پڑے۔ امید ہے۔ کہ عیسائی صاحبان اس بات کو ضرور قبول کرینگے۔ مسلمانوں کو خاطر جمع رہنا چاہیئے کہ ہم نے عیسائی صاحبان کی نسبت التجا کو قبول کرنے کے متعلق جو امید ہمنے ظاہر کی ہے۔ وہ کوئی امید موہوم نہیں بلکہ امید واثق ہے۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ اس بات کے لئے خود تیار ہیں۔ چنانچہ متذکرہ بالا رسالہ کے صفحہ ۱۱ پر پادری صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "اگر سور ہی پر تکرار ہے اور اس کے دنیا میں رہتے ہوئے یہودیوں اور مسلمانوں کے دلوں میں آشتی و محبت نہیں پیدا ہو سکتی۔ تو ہم کو کوئی اعتراض نہیں۔ کہ سور کھانا عیسائی قطعاً چھوڑ دیں۔ یا وہ گائے کا گوشت کھانا بھی چھوڑ دیں۔ تاکہ ہندو بھی ان کے ساتھ ایک ہو جاویں۔ کیونکہ مسیح کے ایک گلہ میں سب قوموں کو شریک ہونا ہے۔ پس ہم مسلمانوں کو اطمینان دلاتے ہیں۔ کہ ہم کو قتل خنزیر سے ذرہ بھی تردد نہیں اگر عداوت کا خبث خدا کے بندوں کو چھوڑ کر سوروں کی ہلاکت کا باعث ہو جائے کہ بھائیوں کے دل آپس میں صاف ہوں اور وہ گدرینی دیوانہ کی مانند چنگے ہو جاویں"۔

دیکھئے مسلمانوں کا مطلب بغیر التجا کرنے کے ہی حاصل ہو گیا۔ عیسائی صاحبان خود بخود سور کا کھانا ترک کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ اب مسلمانوں کو چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود کے آنکر قتل خنزیر کرنے کی ضرورت نہ سمجھیں۔ اور اگر ضرورت سمجھتے ہیں۔ تو کوئی ایسے معنے بتائیں۔ جو سوائے حضرت مسیحؑ کے سوروں کو قتل کرنے کے اور کسی طرح پورے نہیں ہو سکتے۔ دوسری کسر صلیب کی علامت ہے۔ اس کے متعلق وہی پادری صاحب لکھتے ہیں۔ کہ کسر صلیب میں کچھ مشکل ضرور ہے۔ اور سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آپ کیوں صلیبوں کو توڑینگے۔ لیکن اگر آپ ایسا کریں تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ جب ہمارا مسیح مصلوب ہو جو جہان کے گناہوں کے لئے قربان ہوا۔ آپ ہمارے درمیان موجود ہوگا۔ تو پھر اس وقت لکڑی یا پتھر یا سونے چاندی کی صلیب کی ہم کو کیا ضرورت ہوگی! اگر سچ پوچھو۔ تو ہم صلیبوں کے توڑے جانے کے پہلے سے عادی ہو چکے ہیں۔ پیوریٹن جو نہایت زاہد تھے اور دین دین پکارتے تھے۔ انہوں نے لاکھوں صلیب توڑ ڈالی تھیں۔ پھر اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ صلیب کے متعلق بعض لوگوں نے بہت سی بت پرستی کی رسوم پیدا کر رکھی ہیں۔ کہ جن کا مٹانا شاید صلیب کے مٹائے بغیر مشکل ہو۔ غرضکہ ہم کو اس پر اصرار نہیں۔ کہ جب ہمارے خداوند یعنی مسیح مصلوب خود ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہوں۔ اس وقت بھی صلیب بحال رہے۔ بلکہ ہم تو یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ جب مسیح خدا کی ہیکل ہمارے درمیان موجود ہو گی تو اس وقت ہم کو گرجوں کی بھی کوئی ضرورت نہ رہیگی۔ آسمان پر نہ کوئی صلیب نہ کوئی گرجا۔ اور جب آسمان کی بادشاہت زمین پر مسلط ہو جائیگی۔ تو مقدسوں کی رفاقت کے لئے گرجوں اور صلیبوں کی ضرورت اٹھ جائیگی"۔ پس معلوم ہو جائے کہ سوروں کے قتل سے ہم کو مطلق غم نہیں اور ان ظاہری صلیبوں کے مٹ جانے سے کوئی تردد نہیں" اس حوالہ سے ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ حدیث جس سے مسلمان عیسائی مذہب کا معدوم ہونا سمجھے بیٹھے ہیں۔ اسی سے

عیسائی صاحبان اپنے مذہب کی تائید اور نصرت خیال کرتے ہیں۔ اور اگر حدیث کے وہی معنی کئے جائیں جو غیر احمدی کرتے ہیں۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ واقعہ میں اس طرح تو عیسائیوں کے مذہب کی اور تائید ہوگی۔ کیونکہ جب عیسائی صاحبان بڑی خوشی سے قتل خنزیر اور کسر صلیب کے خواہش مند ہیں۔ تو پھر حضرت مسیح موعود کے اس فعل سے انہیں رنج اور تکلیف کیوں ہوگی؟ اب مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس حدیث کے کوئی ایسے معنی کریں۔ جن کی رو سے عیسائی صاحبان کو خوشی منانے اور اپنے مذہب کی تائید سمجھنے کا موقع نہ ملسکے ورنہ انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جس مسیح کی آمد کے وہ منتظر ہیں وہ انہیں کوئی فائدہ نہیں دیگا۔ بلکہ الٹا نقصان رساں ثابت ہوگا۔ کیونکہ جن باتوں کے حضرت مسیح موعود کے وجود سے پورا ہونے کی توقع رکھتے ہیں۔ وہ پوری ہونے کی صورت میں فائدہ مند نہیں ہیں۔ ہم بڑے شوق سے یہ معلوم کرنے کے منتظر ہیں کہ اب مسلمان اس حدیث کے کیا معنے کریں گے اور خاصکر اخبار اہلحدیث جو مولوی ثناءاللہ صاحب کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے۔ وہ اس کے کیا معنی بیان کرتا ہے۔ لیکن امید نہیں۔ کہ کسی کو کوئی اور معنی سوجھیں۔ کاش مسلمان اس ظاہر پرستی کی بلائیں گرفتار نہ ہوتے۔ تا اس وقت انہیں مشکلات نہ دیکھنی پڑتیں۔ کہ ایک تو وہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعودؑ کے قبول کرنے سے بے نصیب رہے اور دوسرے۔ جو علامات حضرت مسیح موعود کی آمد کے متعلق انہوں نے سمجھ رکھی تھیں۔ وہ ان کے لئے مفید حال ثابت نہ ہوئیں۔ بلکہ الٹی نقصان دہ نکلیں۔ اگر مسلمان حقیقت آشنا ہوتے۔ تو کبھی بھی اس حدیث کے ایسے معنی کرکے ان پر جمے نہ رہتے۔ جو ان کے لئے مفید نہ تھے۔ بلکہ ایسے معنی کرتے جو اصل میں مراد تھے۔ میں یہاں مختصر طور پر قتل خنزیر اور کسر صلیب کے اصل معنی بیان کرتا ہوں۔ جن کو پڑھکر ہر ایک وہ شخص جس کی فہم و فراست مر نہیں گئی اور جس کو عقل جواب نہیں دے گئی سمجھ لیگا کہ یہی ٹھیک ہیں۔

ان ہر دو علامات سے درحقیقت یہ مراد ہے۔ کہ جس وقت حضرت مسیح موعود دنیا میں آئینگے اس وقت عیسائی مذہب انتہائی عروج پر ہوگا۔ اور لوگوں کو طرح طرح سے اپنا گرویدہ بنا رہا ہوگا۔ نیز دنیا میں بے حیائی اور بے شرمی حد کو پہنچ چکی ہوگی۔ شرم وحیا کا خاتمہ ہوچکا ہوگا جس طرح خنزیروں میں شرم وحیا نہیں ہوتی۔ اسی طرح گویا عوام الناس کیحالت ہوگی۔ ایسے تاریک خطرناک اور پرمعصیت زمانہ میں حضرت مسیحؑ نازل ہوکر اپنے نفوس قدسیہ کی برکت سے ان باتوں کا قلع قمع کردینگے۔ اور دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے عیسائی مذہب کو ساکت اور لاجواب کردینگے۔ عیسائیت کی طاقت نہیں ہوگی۔ کہ اس کی براہین کے آگے ٹھہر سکے۔

یہ اصل حقیقت ہے۔ ان دونو علامات کی جو صاف اور صریح طور پر حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ پوری ہوچکی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں کیا کوئی عیسائی ہے؟ کہ حدیث کے ان معنوں کی رو سے اس بات کے لئے خوشی مناتا ہو۔ کہ جلدی نشان پورے ہوں۔ تا ہمارے مذہب کی تائید اور نصرت ہو۔ ہرگز نہیں۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ انہی معنوں کو قبول کریں۔ تا عیسائیوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے قبول کرنے سے بے نصیب نہ رہیں ✤

اہلحدیث کے چند اعتراضات اور انکے جواب

(نوشتہ اکمل - قادیان)

پہلا اعتراض اہلحدیث میں مولوی ثناءاللہ صاحب نے چند اعتراضات دو مختلف شاعتوں میں کئے ہیں۔ ان کے مختصر جواب یہ ہیں۔

حضرت مرزا صاحب کے احمدؑ ہونے کے متعلق آپ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کی تحریروں سے ان کا یہ دعویٰ ثابت ہے مگر یہ دعویٰ خلاف قرآن مجید ہے کیونکہ جہاں احمد کی پیشگوئی کا ذکر ہے وہاں فلما جاءہم بالبینت قالوا ہذا سحر مبین آیا ہے۔ وجہ استدلال مولوی صاحب نے نہیں لکھی تاہم ہم جواب دیتے ہیں کہ اگر یہ اعتراض ہے کہ آپ کو ساحر نہیں کہا گیا۔ تو اس کا مفصل جواب الفضل میں دیا جاچکا ہے۔ اور اگر جاءہم اور قالوا کی ماضی پیش کرتے ہو تو افسوس ہے کہ یہ اعتراض آپکے اپنے مسلمات کے بھی خلاف ہے جیسا کہ اسی اہل اہلحدیث میں اذ قال اللہ یعیسی بن مریم کا ترجمہ آپنے مسیح کو قیامت کے دن جب خدا کہیگا کیا گیا ہے۔ پس جس طرح یہاں ماضی کو مستقبل کے معنوں میں آپنے لیا ہے اسی طرح قالوا ہذا سحر مبین میں لے لیجئے پھر قرآن مجید میں سے متعدد مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جہاں آئندہ ہونے والی بات کو بوجہ تحقیق وقوع بصیغہ ماضی بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً ولو تریٰ اذ وقفوا علی النار اور نادیٰ اصحب الجنۃ پس جاءہم یا قالوا سے یہ استدلال آپ نہیں کرسکتے کہ یہاں کسی ایسے موعود کا ذکر ہے جو اس آیت کے نزول سے پہلے آچکا ہو۔ دوسری صورت اس اعتراض کے رفع کی یہ ہے کہ آپ تفاسیر دیکھیں وہاں جاءہم کا فاعل عیسیٰ بن مریم کو بیان کیا گیا ہے۔ اس صورت میں آپ کا کوئی اعتراض نہیں رہتا اور نہ حضرت مرزا صاحبؑ کے احمد ہونے میں کوئی قدح ہوسکتی ہے۔

تفسیر تبصیر الرحمن صفحہ ۳۲۹ جلد دوم میں لکھا ہے۔ قالو هذا سحر مبین اذ لا تظہر المعجزات علی یدی دلد الزنا۔ یہ ثبوت مدارک التنزیل مطبوعہ مصر صفحہ ۲۷۳ عیسیٰ او محمد علیہ السلام پھر دیکھو فتح البیان صفحہ ۳۳۶ فلما جاءہم عیسیٰ + + + پھر وقیل المراد محمد صلعم۔ اخیر میں لکھا ہے۔ والاول اولیٰ بل ہو المتبادر من السیاق۔ یعنی عیسیٰ کی طرف جاء کا اسناد متبادر اور بہتر ہے۔ اس صورت میں آپ کا اعتراض باطل ہوا۔ اور ہمارا جو مسلک ہے وہ ہم نے ماضی بمعنی مستقبل سے واضح کردیا۔

دوسرا اعتراض دوسرا اعتراض آپنے یہ کیا ہے کہ میر قاسم علی صاحب نے فاروق میں فلما توفیتنی کے معنے تفسیر ثنائی سے یہ نقل کئے ہیں۔

اور میں علاوہ تعلیم کے جب تک ان میں رہا
ان کی اس بات پر خبر گیری کرتا رہا پھر جب
تو نے مجھے فوت کر لیا تو تو ہی نگہبان تھا
(جلد سوم صفحہ ۵۱)

اور یہ کذب بیانی ہے دیگر نہ اس لئے کہ میر صاحب نے حوالہ غلط دیا ہے بلکہ صرف اس لئے کہ تفسیر ثنائی سے عبارت کا یہ حصہ مسیح کو قیامت کے دن جب خدا کہے گا اے عیسیٰ مریم صدیقہ کے بیٹے نقل نہ کرنے کی وجہ سے یہ وہم ہوتا ہے کہ میں (ثناء اللہ) آج کل بھی حضرت مسیح کو وفات یافتہ مانتا ہوں۔ حالانکہ یہ سوال جواب قیامت کے دن ہوگا جب کہ حضرت عیسیٰ بالاتفاق وفات پا چکے ہونگے۔

میں اس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میر قاسم علی صاحب کو ہرگز اس بات پر اصرار نہیں کہ یہ سوال و جواب قیامت کے دن نہیں بلکہ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ سوال و جواب قیامت کے دن ہی ہونگے۔ اور اس صورت میں جو شخص توفیتنی کے معنے تو نے مجھے فوت کر لیا۔ کرتا ہے۔ وہ عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے وفات مسیح کا قائل ہے۔ اسطرح پر کہ حضرت عیسیٰ جناب باری میں عرض کرتے ہیں۔ کہ جب تک میں ان میں رہا۔ میں انکی خبر گیری کرتا رہا اور وہ بگڑے نہیں مگر جب میں وفات کی وجہ سے انہیں نہ رہا۔ تو پھر تو ہی نگران تھا۔ مجھے ان کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ یہاں سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ عیسائیوں کی گمراہی بہرحال وفات مسیح کے بعد ہے پس جب عیسائیوں کا عقیدہ بگڑا ہے بہرحال اس سے پہلے مسیح کی وفات واقع ہو چکی تھی دوئم یہ کہ مسیح دوبارہ دنیا میں نہیں آئے۔ ورنہ کنت انت الرقیب نہ کہہ سکتے۔ کیونکہ اگر دوبارہ آئیں تو اپنی امت کو بگڑا ہوا دیکھ لینگے پھر وہ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ مجھے کچھ علم نہیں پس مولوی صاحب غور فرمائیں کہ فلما توفیتنی کے معنے فوت کر لیا کر کے انہوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح بن مریم عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے فوت ہو چکے ہیں

تیسرا اعتراض

مولوی ثناء اللہ صاحب نے عزیز عبد الحی کی وفات کے متعلق یہ اعتراض کیا ہے کہ چونکہ اس کی پیدائش کے متعلق حضرت اقدس کو یہ الہام ہوا تھا۔ کہ ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا الم تعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر۔ اس لئے حکیم نور الدین کے پہلے مرنے والے لڑکے سے دوسرا پیدا ہونے والا لڑکا اچھا ہونا چاہئیے یا بالفاظ دیگر وہ پہلے کے لئے ناسخ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ عبد الحی کی نسبت بشارت ہے کہ وہ عمر طبعی کو پہنچے گا کیونکہ اگر وہ بھی لڑکپن میں مر کر اپنے والدین کو داغ جدائی دے گیا تو ناسخ نہیں ہو سکتا۔ اس کے جواب میں گذارش ہے کہ اول تو آپ نے تمام پیشگوئی کے الفاظ کو نہیں لکھا۔ صرف الہام کے الفاظ لکھے ہیں اور اس کے معنوں میں حیرت انگیز قطع و برید کر کے بخیر منہا تو لیا ہے مگر او مثلہا کو چھوڑ دیا ہے۔ اور پھر خود ہی یہ معنے پیدا کر لئے ہیں کہ عمر طبعی کو پہنچنا ضروری ہے۔ جناب والا۔ اصل الفاظ ملاحظہ ہوں جو یہ ہیں۔

میں سو گیا اور خواب میں دیکھا کہ اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کی گود میں ایک بچہ کھیلتا ہے جو انہیں کا ہے اور وہ بچہ خوش رنگ خوبصورت ہے اور آنکھیں بڑی بڑی ہیں۔ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ خدا نے بعوض محمد احمد آپ کو وہ لڑکا دیا جو رنگ میں شکل میں طاقت میں اس سے بدرجہا بہتر ہے اور میں دل میں کہتا ہوں کہ یہ تو اور بیوی کا لڑکا ہے کیونکہ پہلا لڑکا تو ضعیف الخلقت بیمار سا نیم جان سا تھا یہ تو قوی ہیکل اور خوش رنگ ہے اور پھر دل میں یہ آیت گذری ما ننسخ من آیۃ الخ۔

(انوار الاسلام)

دیکھئے مولوی صاحب اس زبردست پیشگوئی میں پہلے تو یہ بتایا گیا ہے کہ مولانا نور الدین رض کے ہاں ضرور لڑکا ہوگا۔

دوم یہ بتایا کہ وہ بچہ کم از کم اس عمر کو ضرور پہنچیگا کہ مولانا موصوف کی گود میں کھیلے۔

سوم۔ اس میں بارہ اوصاف ہونگے۔ جن پر میں نے نمبر لگا دیئے ہیں۔ اور عزیز عبد الحی کے دیکھنے والے اس کی تصدیق کرینگے۔

چہارم یہ کہ وہ محمد احمد کا عوض ہے۔ اور آیت میں خیر اور مثل دو لفظ ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ کئی باتوں میں اس سے اچھا ہوگا کئی میں برابر ورنہ او مثلہا کہنے کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ اب بتاؤ کہ آیا عزیز عبد الحی محمد احمد سے خوش رنگ۔ خوبصورت قوی ہیکل تھا یا نہیں۔ اور آیا شکل میں اور طاقت میں بدرجہا بہتر تھا یا نہیں۔ دیکھنے والے سب بیکزبان گواہی دیتے ہیں کہ تھا اور ضرور تھا پس پیشگوئی تو جس حد تک تھی پوری ہو گئی۔ باقی عمر کے متعلق کہاں لکھا ہے کہ وہ ضرور ساٹھ ستر برس یا اسی برس کا ہو کر فوت ہوگا۔ ہاں آپ سے مخفی نہ رہے کہ محمد احمد ۱۶ ماہ کا فوت ہوا تھا۔ پس اس سے چند ماہ بھی زیادہ عمر پا کر وہ خیر منہا کا مصداق ہو جاتا مگر خدا نے بجائے ۱۶ ماہ کے ۱۷ سال عمر دی۔ اور پھر جن کے لئے یہ نشان اور عوض تھا یعنی مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ۔ انکو اس کی جدائی کا داغ بھی نہیں دکھایا۔ مولانا مغفور فرمایا کرتے تھے عبد الحی کے متعلق ہمیں جس قدر خواہشیں تھیں۔ اللہ نے پوری کر دیں۔ سورہ بقر بھی اس نے یاد کر لی۔ قرآن مجید کا ترجمہ بھی پڑھ لیا۔ شادی بھی ہو گئی۔ مکان بھی بن گیا۔

پس عزیز عبد الحی کی وفات سے اس پیشگوئی میں کسی قسم کا نقص لازم نہیں آیا۔ بلکہ پیشگوئی ہر پہلو سے پوری ہوئی فالحمد للہ رب العلمین۔ مولانا مغفور رح کی بہت سی اولاد موجود ہے۔ آخر یحیی (علیہ السلام) بھی حضرت زکریا کی دعاؤں کا نتیجہ تھے۔ یرثنی و یرث من آل یعقوب کی التجا تھی۔ مگر آپ کی اولاد تو نہیں ہوئی

اور نہ بری عمر پائی۔

چوتھا اعتراض چوتھا اعتراض پرانا ہوگیا ہے مگر مختصر جواب دیدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا کہ خلیفہ ثانی مسیح موعود۔ خلافت کے قابل نہیں۔ کیونکہ انہوں نے ترجمہ انگریزی کے متعلق اپنی رائے پہلے دیدی۔ اور پھر دنیی مثال غزوہ احد کے متعلق پیش کی کہ مدینہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے کے متعلق آنحضرتؐ نے مشورہ پوچھا تو اپنی رائے بعد میں دی تعجب ہے کہ مفسر قرآن ہونے کے مدعی مولوی فاضل اور مشہور و معروف مناظر۔ پھر ایسی فاش غلطی۔ سچ ہے چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد۔ میلش اندر طعنہ پاکان کند مولوی صاحب دیکھئے زاد المعاد صفحہ ۳۴۲۔

فصل فی غزوۃ احد + + + + + + +

ثم اقبل بھم المدینۃ فنزل قریبا من جبل احد بمکان یقال عینین و رسول اللہ صلعم اصحابہ ایخرج ام یمکث فی المدینۃ و کان رایہ ان لا یخرجوا من المدینۃ وان یتحصنوا بھا فان دخلوھا قاتلھم المسلمون علی افواہ الازقۃ والنساء من فوق البیوت فوافقہ۔۔۔ علی ھذا الرای عبد اللہ بن ابی وکان ھو الرای فبادر جماعۃ من فضلاء الصحابۃ ممن فاتہ الخروج یوم بدر واشاروا علیہ بالخروج والحوا علیہ فی ذلک واشار عبد اللہ بن ابی بالمقام فی المدینۃ وکان رایکان لا یخرجوا من المدینۃ وتابعہ علیہ بعض الصحابۃ فالح اولئک علی رسول اللہ صلعم فنھض ودخل ولبس لامتہ وخرج علیھم الخ٭

اس عبارت کو غور سے پڑھئے صاف ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رائے پہلے ظاہر فرمادی کہ مدینہ سے باہر نہیں نکلنا چاہیئے بلکہ ادہر ادہر ادہر بستی کے ناکوں پر لڑائی کریں اور عورتیں چھتوں پر سے مقابلہ کریں یہ رائے سنکر بعض صحابہ نے کہا کہ مدینہ سے باہر نکل کر مقابلہ کرنا چاہئے اور اس پر بہت اصرار کیا۔

پس مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراض بالکل غلط ہے کہ صدر پہلے رائے دے تو وہ اس عہدہ کے قابل نہیں ہوتا۔ بات تو بالکل معمولی تھی مگر مولوی ابو فا ؤ صاحب نے ایک پاک انسان پر اعتراض کر کے جس کے زور قلم اور علم و فضل سے وہ خوب آگاہ ہے اپنی علمی پردہ دری کرائی ٭

دعوت الی الخیر

انگلستان میں احمدیت کی تبلیغ

اسی عنوان کے ماتحت گزشتہ اشاعت میں مسز کراکسفوڈ نامی جن یورپین نومسلم احمدی خاتون کا ذکر خیر ہو چکا ہے ان کے دو خطوں کا ترجمہ ذیل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے جس کے مطالعہ سے ناظرین کرام انشاء اللہ اس امر کا بخوبی اندازہ کر سکیں گے کہ مسز موصوفہ کے دل میں اسلام اور سلسلہ حقہ کے ساتھ کس درجہ اخلاص ہے اور معہذا یہ بھی پتہ لگیگا کہ اسلام کے محاسن اور اپنے ابنائے وطن کیواسطے دین الحق کی ضرورت کو وہ بفضلہ تعالیٰ علی وجہ البصیرت سمجھتی ہیں۔ انہوں نے اپنے ملک میں مشنریوں کے کام پر ہزارہا پونڈ سالانہ خرچ ہونیکا جو ذکر کیا ہے اس میں امر فی الواقعہ بہت ہی تعجب انگیز و تاسف خیز ہے کہ مسیحی مشنوں نے جن غیر مذاہب کے لوگوں میں اپنا دین پھیلانے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے ان سب کو بُت پرست یا کافر سمجھتے ہیں اور بد قسمتی سے مسلمان بھی اسی زمرہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ لفظ "ہیدن" کے معنے یہ ہیں کہ جو نہ عیسائی ہو نہ یہودی نہ مسلمان۔ اس میں شک نہیں کہ فی زمانہ دنیا کی بیشتر اقوام بوجہ اپنی غفلت و جہالت کے بت پرستوں کی مانند ہیں اور انہوں نے معبودان باطل کی شکل میں ہزاروں قسم کے بت بنا رکھے ہیں۔ جیسے بُت معبود حقیقی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح وہ تمام خود ساختہ چیزیں یا من گھڑت باتیں بھی جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی خالص بندگی سے روکیں اور بے سود و بے بنیاد عقائد و اعمال میں الجھائے رکھیں کبھی انسانی نجات کا موجب یا اس کا معبود حقیقی نہیں ہو سکتیں تو گویا بلحاظ مفہوم و مدعا کے وہ بھی بلاشبہ اک طرح کے بت ہی ہیں۔ اور اس افسوسناک خرابی سے آج مسیحی دنیا بھی خالی نہیں بلکہ معبود حقیقی سے دور رکھنے والے عقائد و مراسم ان میں اس وقت شاید دیگر جملہ اقوام سے زیادہ موجود ہوں۔ بہر حال اسلام کے نام لیوا لوگوں کا بھی بت پرستوں اور کافروں کی ذیل میں شامل کیا جانا سخت عبرت کا مقام ہے۔ اور اس کے متعلق ہر سچے مسلمان کے دل میں کم از کم اتنا ہی احساس غیرت ضرور ہونا چاہئے جو مسز کراکسفوڈ کی چٹھی سے پایا جاتا ہے۔ مسز موصوفہ کا یہ احساس اور اشاعت اسلام کے متعلق ان کا جوش و اخلاص نہایت مبارک اور قابل تحسین و تقلید ہے۔ ان کی تحریر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے وطن اور ابنائے وطن کی حقیقی خیر اندیش ہیں اور ان کے واسطے نعمت اسلام سے مالامال ہونگی از بس آرزومند۔ خدا تعالیٰ ان کے پاک ارادوں میں برکت دے اور سرزمین انگلستان میں خدا تعالیٰ کے پسندیدہ دین کا شاندار مستقبل انہیں اپنی آنکھوں دیکھنا نصیب ہو۔ آمین۔ بہر حال ان کے خط کا ترجمہ یہ ہے ٭

ترجمہ چٹھی مسز وایولٹ کراکسفورڈ صاحبہ

مورخہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۱۵ء۔

پیارے بھائی عبد اللہ۔ السلام علیکم

عنایت نامہ کا شکریہ۔ جس عظیم الشان کام (خدمت اسلام) کے واسطے تم بیان آئے ہو۔ اس میں تمہاری کامیابی کے لئے میں ہمیشہ دست بدعا رہونگی فی الواقعہ وہ دن بڑا ہی مبارک اور شاندار ہوگا جبکہ حقیقی اسلام کا بحر مواج اس سرزمین میں لہریں مارتا ہوگا اور جو تاریکی و معصیت اس وقت بڑے زور سے جہاں تہاں پھیلی ہوئی ہے اس کو یکسر بہائے جائیگا۔ خدا تعالیٰ کہیں جلد

وہ دن دکھائے۔ آمین۔ اعلاء کلمۃ الحق کی خدمت انجام دینے والوں کی آج ایسی اشد ضرورت ہے کہ پہلے کبھی نہ ہوئی ہوگی۔ یہ خیال اگر افسوس ہوتا ہے کہ ہر سال ہزار ہا پونڈ مشنریوں کو بسر و نجات میں روانہ کرنے پر خرچ کیا جاتا ہے تاکہ وہ کافر "بت پرست" لوگوں کو اپنے مذہب میں داخل کریں اور یہ کافر یا "بت پرست" کی اصطلاح ایسی رکھی گئی ہے جسمیں مسلمان بھی شامل سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن ان "بت پرستوں" سے بھی گئے گزرے عقائد کے لوگ جو ہماری اپنی سرزمین اور شہروں میں بستے ہیں انہیں گڑھے میں سرنگون گرتے چلے جانا گوارا کر لیا گیا ہے۔ چراغ تلے اندھیرا اسی کو کہتے ہیں۔ کیا اچھا ہو اگر ذمہ وار و با اختیار لوگ پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر نکالنے کی فکر کریں۔

پیارے عبداللہ میری تمنائے دلی یہی ہے کہ خدا تعالےٰ تمہیں اپنے پاک مقاصد میں وہی الانتہا بامرادی کامیابی نصیب کرے جس کی مِن مسٹر سیال (چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے) کے واسطے ہمیشہ خواہشمند رہی ہوں۔ پیارے بھائیو! آپ لوگ وطنِ مالوف کو چھوڑ کر اس ملک میں جو تشریف لاتے ہیں بدین غرض کہ یہاں کی خلق اللہ کو نجات کی سیدھی سچی راہ دکھلائیں اس میں آپکو بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں جنہیں میں اچھی طرح سمجھتی اور نظر استحسان دیکھتی ہوں۔ آپ جو میرے واسطے دعائے خیر کرتے ہیں میں اسپر آپ کی صدق دل سے ممنون ہوں اور مجھے آپ کی دعاؤں کی ضرورت بھی بالیقین بہت ہے۔ دعا فی الحقیقت ہمارا سب سے زبردست ہتھیار ہے اور اخلاصمند روحوں کی دعائیں اپنی قدر و قیمت میں زر و جواہر سے بھی کہیں بڑھکر ہوتی ہیں۔ ان کی طاقت کا اندازہ ہمارے قیاس سے بالاتر ہے خدا تعالےٰ ہر طرح کے افضال آپکے شامل حال کرے آمین۔

آپ کی مخلص (دینی بہن) وایولٹ کراکسفورڈ ٭

دوسری چھٹی کا ترجمہ

جو مسز موصوف نے اپنا نام سلمٰی تجویز ہونے پر چوہدری صاحب کی خدمت میں بھیجی۔ اس میں وہ لکھتی ہیں:-

پیارے بھائی۔ السلام علیکم۔ آپنے میرے واسطے ایسا عمدہ اور پیارا نام تجویز فرمایا۔ اس پر آپ کا شکریہ۔ واقعی یہ ایک خوبصورت نام ہے اور مجھکو بلاشبہ توقع ہے کہ میرے واسطے موجب برکات ہوگا۔ مجھے اپنی زندگی میں سلامتی کی جس سے یہ مشتق ہے بڑی ضرورت ہے اور میں نہایت اخلاص سے آرزومند ہوں کہ سو بتھسی میں آپ کا آنا باعث مسرت و کامیابی ہو اور اگر ایک روح بھی مشرف باسلام ہوگئی تو مجھے اس کی بڑی خوشی ہوگی۔ آپنے جو کتاب ازراہ مہربانی مجھے بھیجی وہ میں نے بالکل ختم کر لی ہے۔ درحقیقت یہ بہت عمدہ کتاب ہے اور اس میں جو باتیں مجھے دریافت طلب معلوم ہوئیں وہ میں نے نوٹ کر لی ہیں۔ اپنی بیٹی ایناؔ کے واسطے آپسے ملنے کا انتظام کرونگی۔ خدا جلد وہ وقت لائے وہ ایک شرمیلی لڑکی ہے۔ شاید آپکے ساتھ زیادہ گفتگو نہ کر سکے۔ میں استدعا کرتی ہوں کہ آپ اس کے حق میں دعا کریں کہ وہ بھی ایک سچی مسلمان بنجائے۔ میری بڑی خواہش ہے کہ اس کو اپنے ہی معتقدات کے مطابق تربیت کر سکوں۔ اب بھی جہاں تک بن پڑتا ہے ایسا ہی کرتی ہوں۔ لیکن اس وقت کی منتظر ہوں کہ تمام روکیں دور ہو جائیں۔ مجھے اس ہفتہ کی ڈاک میں ایک عریضہ حضرت میاں محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ) کی خدمت میں بھی بھیجنا ہے۔ فارم بیعت خانہ پری کر کے واپس بھیجتی ہوں۔ وغیرہ

دیگر خطوط کے اقتباسات انشاء اللہ آئندہ درج ہونگے

تازہ خبریں

لارڈ کچنر ۲۶ نومبر کو روما پہنچے۔ پرتپاک استقبال کیا گیا جس میں اٹلی کے بڑے بڑے عمائد اور افسران فوجی وبحری شریک تھے اگلے دن آپ اطالین محاذ دیکھنے کو تشریف لیگئے۔ اطالوی اخبارات لارڈ ممدوح کی اس آمد پر بہت کچھ خوش آئند امیدیں ظاہر کر رہے ہیں۔

سلانیک سے ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار تار خبر دیتا ہے کہ زار روس نے بذات خود پیام برقی بھیجا ہے کہ ہفتہ کے اندر اندر روسی افواج بلغاریہ میں پہنچ رہیں گی پچاس ہزار کی جمعیت بھیجنے کا اٹلی نے بھی وعدہ کیا ہے۔

پیرس کی ایک تار خبر ہے کہ جرمنی نے سرویوں سے یہ خواہش کی تھی کہ ہمیں رستہ دیدو اور مفتوحہ علاقہ بھی تمہارے ہی پاس رہنے دو تو تمہارے ملک میں جدال و قتال کی کارروائی بند کر دینگے مگر پرنس الیگزینڈر نے انکار کر دیا۔

ایران کی بے چینی کے متعلق پیٹروگراڈ سے ۲۶ نومبر کا تار ہے کہ برطانیہ اور روسی سفرا متعینہ ہمدان اور ممبران نوآبادی ہائے برطانیہ و روس قزوین میں چلے آئے ہیں

یونان کے متعلق سرکاری پیام برقی (دہلی - ۲۷ نومبر) مظہر ہے کہ دول متحدہ کے مطالبات کا یونان نے بہت دوستانہ و تسلی بخش جواب دیا ہے۔ اور تمام ضروری ذمہ داریوں کی حامی بھر لی ہے۔ جزیرہ مالٹا میں جو یونانی سٹیمر رکے ہوئے تھے برٹش گورنمنٹ نے بھی ان کے گزر جانے کی اجازت دیدی ہے گیلی پولی میں ترکوں نے تین بار برطانی محاذ پر حملے کئے تاکہ ان خندقوں پر جو ان کے قبضہ سے نکل گئی ہیں پھر قابض ہو جائیں مگر پسپا کر دئے گئے۔ ترکوں کے پاس سامان حرب تو بہت ہے مگر وہ ہوائی جہازوں کی گولہ باری سے ڈرتے ہیں جو قسطنطنیہ دیدی اعاج ریلوے اور مناستر وغیرہ پر ہوتی ہے ٭

(بقیہ اخبار احمدیہ)

مولوی عبدالصمد صاحب بٹالوی لکھتے ہیں کہ میں مضافات سنور کے دیہات میں تبلیغی دورہ کر رہا ہوں۔ الحمد للہ کہ اس میں اچھی کامیابی ہو رہی ہے۔ حال میں خانصاحب رجب علی خان صاحب کے مکان پر مستورات میں ایک وعظ کیا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احوال و دعاوی بیان کئے گئے خانصاحب موصوف نے زیادہ سہل و عام فہم زبان میں اس کی تشریح فرمائی۔ مرد بھی موجود تھے۔ حاضرین پر بفضل خدا اچھا اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے

خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ دیا جاوے۔ ورنہ عدم تعمیل معاف

فہرست نومبائعین

لغایت ۲۲ نومبر ۱۵ء

راجہ دوست محمد خان۔ جہلم	اہلیہ نظام الدین۔ گوجرانوالہ
فیروز خان۔ برہما	؍؍ چودھری ببہا ؍؍
اہلیہ عبد لبیہ ... بٹالہ	مسماۃ فاطمہ بی بی ؍؍
دختر ؍؍ ؍؍	؍؍ فضل بی بی ؍؍
دختر ؍؍ ؍؍	اہلیہ چودہری عبدالرحمن ؍؍
اہلیہ محمد الیاس ؍؍	چھوٹے خان۔ گورگاؤں
فرزند ؍؍ ؍؍	نور محمد۔ پانی پت
فرزند ؍؍ ؍؍	مستری غلام علیخان۔ حیدرآباد سندھ
امام الدین۔ لائل پور	نور احمد۔ آسام
یوسف علی بالسیر	میزان
اہلیہ جان محمد۔ گوجرانوالہ	۲۰

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مجرب نسخے

ددائی ذیابیطس زیادتی پیشاب کو مفید ہے اور بدن کو طاقت دیتی ہے اور بفضلہ تعالیٰ بھوک اور پیاس کا ہوکا بالکل جاتا رہتا ہے قیمت تین روپیہ ؛

مقوی بے نظیر۔ یہ گولیاں ہر قسم کی کمزوری دل و دماغ ہاتھ پاؤں کا ٹھرکنا سستی اعضاء وغیرہ اور جریان کیلئے سریع التاثیر اور مجرب ہیں قیمت ایک روپیہ ؛

ددائی مقوی معدہ۔ دافع قبض و ہاضم طعام کاسر ریاح دافع قراقر و نفخ شکم و درد شکم قیمت ایک روپیہ ؛

ددائی سوکھیا سان جو بچے بہت دبلے اور پیچش اور اسہال اور قے و بخار کی وجہ سے علی العموم کمزور اور بیمار رہتے ہیں ان کے لئے مفید ہے۔ قیمت عہ ؛

سفوف مصفی خون۔ خون کو صاف کرتا اور دل کو طاقت دیتا ہے اور چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے قیمت عہ ؛

ددائی بدرطمث جن عورتوں کو ایام ماہواری بہت تنگی اور تکلیف سے آتے ہوں جس سے آئندہ اولاد ہونیکا اندیشہ ہو جاتا ہے اس کو بفضل خدا مفید ہے۔ قیمت عہ ؛ آنکھوں کی ددائی دہند۔ خارش۔ سرخی چشم اور ککرون کے لئے بہت مفید ہے قیمت ایک روپیہ ؛ حب اسیر خونی۔ بواسیر خونی و بادی دونوں کیلئے مجرب ہے قیمت عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلان ضروری

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکانات کے انتظام کے لئے۔ اور دیگر ضروری امور کے لئے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی تعداد کا معلوم ہونا ضروری ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو صاحب جلسہ پر تشریف لانیوالے ہیں۔ وہ اپنی لوکل انجمن کے سیکرٹری صاحب کو اپنا نام لکھا دیں۔ تا وہ ایک فہرست میں آنیوالے مہمانوں کی تعداد سے مجھے اطلاع دیں۔ کہ انتظام میں سہولت ہو سکے۔ جہاں کوئی انجمن نہ ہو یا وہ کسی قریب کی انجمن میں اپنا نام نہ درج کرا سکیں تو وہاں کے آنیوالے احباب براہ راست مجھے اطلاع دیں۔ ممنون ہونگا والسلام ؛

خاکسار عبدالعزیز منتظم مکانات از قادیان دارالامان

اسرار شریعت

یہ کتاب اسرار شریعت احکام الٰہیہ کا خزانہ ہے شریعت اسلامی کا ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ جس پر کسی نے اعتراض کیا ہو یا اس کی فلاسفی و راز و حکمت اور وجہ پوچھی ہو اور اس کا جواب کتاب اسرار شریعت کی تینوں جلدوں میں سے کسی ایک میں نہ آگیا ہو۔ اسلام کے ایسے عجیب و غریب راز ہیں جب تک یہ کتاب ساری پڑھکر ختم نہ کی جاوے۔ دل چھوڑنے کو نہیں چاہتا۔ مجموعی ضخامت ہر سہ جلد ۱۳۰۰ اور قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوم ۱۲؍۔ جلد سوم ۱۲؍۔ مع محصول ڈاک مقرر ہے۔

ملنے کا پتہ

مولوی محمد فضل خان ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بنایا ہوا ہے آپنے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند کے لئے نہایت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا قسم دوم عہ قسم سوم عہ اصلی ممیرا قیمت عنہ روپیہ فی تولہ ہے ؛

ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھسکر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ خاصکر جن کی آنکھیں گرمی کی موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید اور اکسیر ہے ؛

ست سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا زردی رنگ۔ و تنگی نفس و شیحوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود بہمراہ شیر گاؤ استعمال میں لادیں ؛ لنگیاں اور کلاہ ہر قسم اور ہر رنگ شہدی پشاوری یا دامی سیاہ سوتی لنگی صافہ ہر قسم کے ملسکتے ہیں ؛ احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت

(۱) ایک ماہر پوربیہ دہوبی کی جو انگریزی زنانہ اور مردانہ کام سے خوب واقف ہو تنخواہ ۲۰ روپے سے ایک روپیہ سالانہ ترقی و کیر ۲۵ روپے ماہوار ہوگی ؛ (۲) دو ہوشیار خوشقلم مال کے کام سے خوب واقف احمدی پٹواریوں کی تنخواہ عمہ سے عمہ تک مندرجہ بالا امیدواران کو مالیر کوٹلہ پہنچنے پر تیسرے درجہ کا سفر خرچ ملیگا

پتہ

خانصاحب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ